توحید کی تعریف اور عالمانہ تبصرہ کرتے ہوئے اس کی اہمیت اور انسانی زندگی پر اثر بتائیے؟

تعار

لفظ "توحید" کا ماخذ:

توحید عربی زبان کے لفظ وحد سے نکلا

تعارف:

عقیدہ توحید ایک ایسا عقیدہ ہے جس کو انسانی زندگی میں خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس کی لفظی، شرعی اور ادبی اعتبار سے مختلف تعریف ہے۔ توحید کی اہمیت انسانی زندگی کی شروعات سے لے کر اختتام تک موجود ہے۔ اس پر عالمانہ تبصرہ ہمیں توحید کے سائنسی، نقلی اور نقلی دلائل تک رسائی دیتا ہے۔ البتہ بہت سے سائنسی دلائل خالصتاً توحید کی روشنی پر مرکوز ہے۔ جہاں تک انسانی زندگی کا تعلق ہے تو توحید انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو متاثر کرتا ہے۔ جس معاشرت میں بھی توحید کا دارومدار موجود ہے۔ درج ذیل عنوانات میں توحید کو مختلف پہلوؤں میں بیان کیا گیا ہے۔

Ayat?

توحید کی تعریف

توحید کو شرعی اور لفظی اعتبار سے بیان کیا جاتا ہے

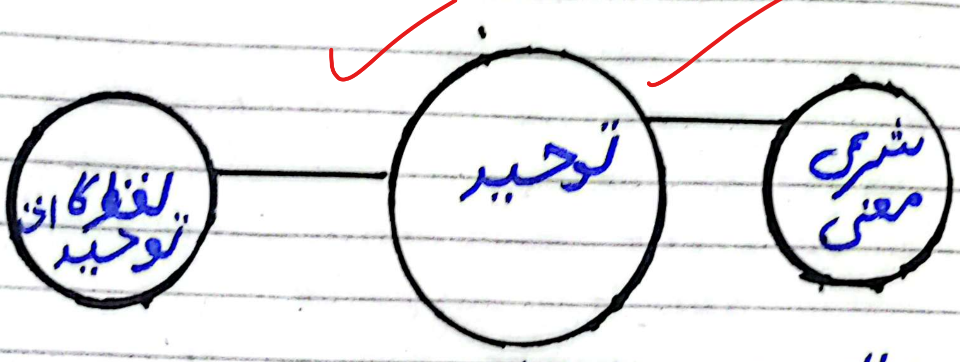

لفظ "توحید" کا ماخذ

توحید عربی زبان کے لفظ وحد سے نکلا ہے

جس کے معنی ہے ایک کرنا، جمع کرنا اور اکٹھا کرنا۔

2) شرعی اعتبار سے "توحید" کے معنی

شریعت کے اعتبار سے توحید سے مراد ہے کسی کو ایک ماننا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔

3) توحید کی تعریف: اقسام کی روشنی میں

توحید کی اقسام

- توحید فی الذات
- توحید فی افعال
- توحید فی الصفات

توحید فی الذات	توحید فی الصفات	توحید فی افعال
1) اس سے مراد ہے کہ اللہ کو واحد ماننا ہے کسی کو اس کی ذات میں شریک نہ کرنا۔	اس سے مراد صفات میں اللہ کو یکجا ماننا ہے۔	اس سے مراد ہے افعال میں اللہ کو یکجا ماننا
2) سورۃ الاخلاص میں توحید فی الذات پر زور دیا گیا ہے۔	جیسی اللہ کی صفات ہے ویسی انسان کی صفات نہیں ہے۔ مثال کے طور پر انسان میں سننے کی صلاحیت ہے لیکن اسے یہ اللہ نے عطا کی ہے۔	جو کام اللہ کر سکتا ہے وہ کوئی اور نہیں۔

قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفوا احد

کہا جو اللہ ایک ہے وہ بے نیاز ہے نہ اس کا کوئی باپ نہ کوئی بیٹا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔

دلائل کے ساتھ توحید کی اقسام کی وضاحت

توحید فی الذات:

یعنی کہ اللہ اپنی ذات میں ایک ہے۔ نہ تو کوئی اور اس کے علاوہ خدا ہے اور نہ کوئی ایک سے کم خدا ہے۔ توحید فی الذات دہریت اور دو خداؤں کے عقیدے کی نفی کرتا ہے۔ مثال کے طور جب کوئی انسان دہریت کا اعتراف کرتا ہے تو عقیدہ توحید اس کی نفی کرتا۔ اگر کوئی خدا موجود نہ ہو تو یہ دنیا بھی نہ ہو۔ موسموں کا بدل کر آنا، زلزلے، سیلاب، آفات، بہاریں یہ سب دہریت کی نفی کرتا ہے۔

دہریت کی نفی

امام جعفر صادقؑ کے دلائل

امام جعفر صادقؑ سے کسی نے فرمایا "یہ توحید کا انکاری ہے اور خدا کے تصور پر یقین نہیں رکھتا ہے۔" تو انہوں نے جواب دیا اگر تم سمندر میں کشتی کے الٹنے سے ڈوب رہے ہوں اور تمہیں تیرنا بھی نہ آتا ہے تو کیا تمہیں زندہ بچ جانے کی امید ہے۔ اس شخص کے مثبت جواب دیا فرمایا کہ یہی توحید ہے۔

جان کلادر بھی دہریت کی نفی کرتا ہے اور کہتا ہے زمین کا پھیلاؤ خدا کی گواہی دیتا ہے۔

جب ایک کشتی بغیر ملاح کے نہیں چل سکتی تو کائنات کیسے چل سکتی ہے۔

توحید فی الذات: دو خداؤں کی نفی

توحید فی الذات دو خداؤں کی نفی بھی کرتا ہے۔ اگر دو خدا ہوتے تو زمین میں اختلاف ہوتا۔ ایک خدا بارش کو برسانے کا حکم دیتا تو دوسرا دھوپ برسانے کا حکم دیتا۔ یہاں الٹا یہ بھی ہو سکتا ہے ایک خدا یہ کہتا کہ وہ برائی کا خدا مقرر ہو جاتا اور دوسرا اچھائی کا خدا بن جائے تو یہ کسی خدا کی صفات نہیں ہو سکتی

خدا کی ذات وہ ہوتی ہے جو
تو توحید فی الذات ایک خدا کی ذات کا اقرار

2) توحید فی الصفات: یعنی جو صفات اللہ کی ہیں
وہ کسی اور کی نہیں ہو سکتی وہ اپنی صفات میں یکتا ہے
اگر ایک انسان سن سکتا ہے، دیکھ سکتا ہے تو وہ اس
کو اللہ نے عطا کی ہے۔ لیکن اللہ بصیر ہے [illegible]
رحیم حمید ہے تو وہ اس کی ذاتی صفات کسی کی عطا کردہ
نہیں۔ وہ اپنی صفات میں یکتا ہے۔ جیسے کہ قرآن
میں ارشاد ہے:

ان اللہ علی کل شیء قدیر ۝

بے شک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے
قدیر اللہ کی صفت ہے۔ اور یہ اللہ کی واحد صفت اللہ کی
صفت ہے کسی انسان یا جن کو یہ صفت حاصل نہیں ہے
سورۃ السجدہ میں اللہ فرماتا ہے
وہی ہے جس نے تمام چیزوں کو پیدا کیا

3) توحید فی افعال: اس سے مراد جو کام اللہ نے
کیا ہے اور کر سکتا ہے وہ کوئی اور نہیں کر سکتا ہے۔
جیسے بائیولوجی میں بہت تحقیقات توحید فی افعال
کا ثبوت دیتی ہے۔ مثال کے طور پر انسانی جسم میں اس کے
خلیے کے اندر کروموزومز (Chromosomes) موجود ہے
جو اگر کھول دیے جائیں تو ان کی لمبائی دو میٹر تک بنتی ہے
یہ ایک گچھے کی حالت میں چھوٹا چھوٹا انسانی جسم اور
یہاں تک پودوں اور جانوروں میں بھی موجود ہیں
یہ وہ فعل ہے جو صرف اللہ کر سکتا ہے اس کے علاوہ کوئی
نہیں کر سکتا ہے۔ اور اللہ صرف حکم دیتا ہے اس کام کو
کرنے اور وہ ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ سورۃ یسین میں
ارشاد ہے۔

انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون ۝

اور اس کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کو کہتا ہے ہو جا
تو بس وہ ہو جاتی ہے

توحید کی اہمیت

قرآن و حدیث میں توحید کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔

قرآن مجید میں توحید کی اہمیت:

قرآن مجید میں جگہ جگہ توحید کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ سورۃ الانبیاء میں ارشاد رب العزت ہے۔

قل انما انذرکم بالوحی (الانبیاء - ۴۵)

اور فرمایا کہ میں تم کو (خدا) کی طرف وحی سے ڈراتا ہے۔

یہاں پر انبیاء اکرام جو اللہ کا پیغام اس کے حکم سے پہنچاتے ہیں اور توحید کا درس دیتا ہے۔

سورۃ الاخلاص خالص توحید پر مبنی ہے۔

اسلام میں توحید کی اہمیت:

اسلام میں کلمے کی بنیاد ہی توحید۔ اسلام میں کلمہ شروع ہی اللہ کے یکتا ہونے سے ہوتا ہے اور اس کی وحدانیت کا درس دیتا ہے۔ اسلامی شریعت کی بنیاد ہی توحید پر ہے۔ غرض اسلام خالص توحید پر مبنی ہے۔ اسلام ہر قسم کے شرک اور کفر کی نفی کرتا

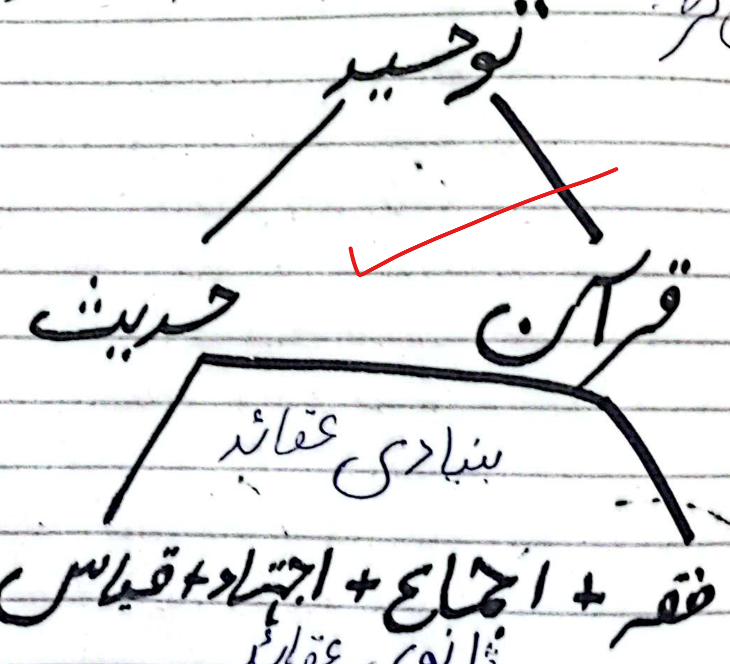

غرض اسلام کے بنیادی اور ثانوی عقائد کی بنیاد ہی توحید ہے

ظاہری سی بات توحید ہی اسلام کی بنیاد ہے۔ یہودیت اور عیسائیت نے شرک کے بعد Monotheist یعنی ایک رب کے ہونے کا انکار کیا۔

حدیث میں توحید کی اہمیت

حدیث مبارکہ میں توحید پر زور دیا گیا ہے۔ رسول اللہ نے خود بھی توحید کو پھیلانے کی خاطر کافی تکالیف برداشت کی۔

صحیح مسلم کی ایک حدیث ہے۔ جس کا مفہوم ہے

"جو شخص دنیا سے رخصت ہوا ہو اور اس حالت میں کہ وہ اللہ پر یقین رکھتا ہو تو اسے جنت میں داخل کیا جائے گا"

صحیح بخاری کی حدیث ہے جس کا مفہوم ہے:

"جو شخص روز قیامت میری شفاعت اسے ہی حاصل ہوگی جو اللہ پر یقین رکھتا ہو۔"

جنت کا حصول اور شفاعت بھی توحید پر مبنی ہے

توحید پر عالمانہ تبصرہ:

توحید کا عالمانہ تبصرہ کرنے کیلئے اس کا مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا جائے گا اور اس کو مختلف دلائل سے عقیدہ توحید کو ثابت کیا جائے گا۔

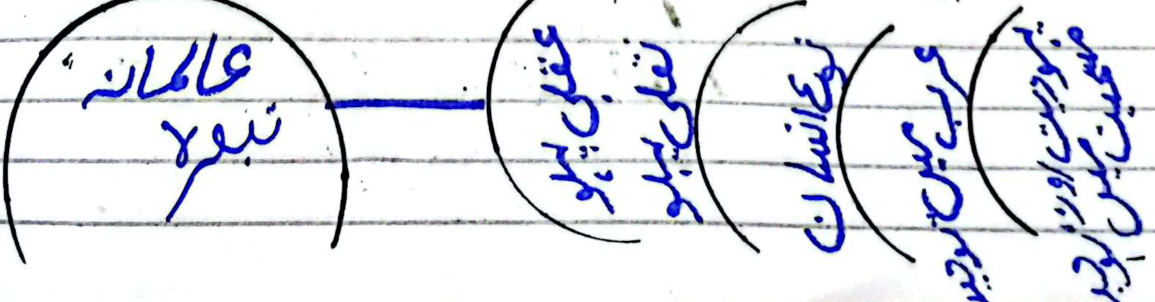

توحید کے عالمانہ تجزیے پر مختلف پہلو

نوع انسان کی شروعات میں خدا کا تصور

کتاب "تصورِ خدا" میں انسان کی شروعات میں خدا کا تصور کیسے موجود ہے۔

تصورِ خدا کتاب کے مطابق

جب نوع انسانی کا ارتقاء ہوا تو اسے Pelolitic period کہتے ہیں۔ اس وقت انسان عبادت کے قابل شے کو سمجھتا تھا۔ ظاہر ہے بات ہے پیدائش کا ذریعہ تو انسان نے اپنی عقل کے مطابق یہ سمجھا کہ عورت ہی کائنات کو پیدائش کر سکتی ہے۔ نسوانی خدا کا تصور موجود تھا۔

عرب میں خدا کا تصور

ارتقاء میں عرب میں خدا کا تصور موجود نہیں تھا۔ جیسا کہ قرآن مجید کی سورۃ الجاثیہ کی آیت نمبر 26 میں ارشاد ہے۔

"اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری دنیوی زندگی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اور ہم اسی میں جیتے اور مرتے ہیں۔ اور ہمیں زمانہ کے سوا کوئی بھی ہلاک نہیں کر سکتا ہے۔"

(الجاثیہ۔ 26)

اس کے علاوہ عربوں میں مختلف بت جیسے کہ صنم کو بھی پوجا جاتا ہے۔ سورج اور چاند کی بھی پوجا کی جاتی تھی۔

یہودیت اور عیسائیت میں توحید کا تصور

یہودیت اور عیسائیت دونوں کا تعلق سامی مذاہب سے ہے۔ ارتقاء میں یہ عقیدہ توحید پر مبنی تھے۔ پر انہوں نے اپنی مذہبی کتابوں میں رد و بدل کی۔ اب قرآن مجید میں ارشاد ہے جس کا مفہوم ہے۔

وقالت الیہود عزیر ابن اللہ ٥ وقالت نصرانی مسیح ابن اللہ

[illegible]

(التوبہ - ۳۵)

[illegible]

عقیدۂ توحید پر اعتراضات اور ان کے جواب

پہلے دور کا انسان جب سائنس [illegible]
وہ سورج کی طرف [illegible]
پیدا ہونے والے [illegible]
اس کے بعد خیالات [illegible]
ہونے کا تصور خالق میں [illegible]
[illegible] خدا کے انکار [illegible]

جرمن فلسفی فرکانٹ کہتا ہے

مجھے مادہ فراہم کر دو میں بتا سکتا ہوں کہ کائنات کیسے تخلیق [illegible]

سائنس کی ترقی کی وجہ سے بہت سے لوگ جو دہریہ ہو گئے ملحد ہو گئے کہ یہ کائنات مادے سے بنی ہے جب کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ مادہ ایک غیر جاندار غیر جاندار چیز کو جنم دے۔ اور اگر مان لے کہ انسان نے انسان کی تخلیق مادے سے ہوئی ہے اور مادے کو کسی نے تخلیق کیا ہے۔ اس لیے ڈاکٹر حمید اللہ اپنی کتاب "اسلامی نظریہ حیات" میں فرماتے ہیں

"یہ کہنا کہ خدا کا تصور موجود نہیں۔ کائنات کی تخلیق مادے سے تشکیل ماننا کافی مشکل لگتا ہے۔ بہت عناصر ایک خاص ترکیب سے مل کر پیدا ہو بنا دیتے یا بہت اجزاء کی ایک خاص ترکیب سے انسان اور

یعنی ان کو جنم دیتی ہے یہ ماننا مشکل ہے
سائنس کا علم جزوی ہے کل نہیں ہے یہ صرف ایک پہلو
کی رہنمائی کرتا مکمل نظریے کی نہیں۔

عقلی پہلو

انسانی عقل بھی اللہ تعالیٰ کے ہونے کا ثبوت دیتی۔ دن رات دنوں کا ایک نقطہ میں اکھٹے ہونا اور آپس میں بدلنا خدا کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ارشاد ربانی تعالیٰ جس کا مفہوم ہے۔

ان فی خلق السموت والارض واختلاف الیل والنھار لایت اولی الباب

بے شک آسمان اور زمین کی پیدائش اور زمین اور آسمان کا بدل بدل کر آنا نشانی ہے اہل عقل کے لیے (سورۃ آل عمران ۱۹۰)

نقلی پہلو

انسان نے عالم ارواح میں اللہ سے توحید کا وعدہ کیا تھا۔ جس کا ذکر سورۃ الفرقان میں موجود ہے آیت نمبر ۱۷۲-۱۷۳ جس کا مفہوم ہے۔

اور جب ہم نے آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا تو ہم نے ان کو ان پر گواہ بنایا اور کہا: کیا میں تمہارا رب نہیں؟ انھوں نے کہا ضرور آپ ہی ہمارے رب ہیں۔ اور ہم نے یہ اس لیے کیا کہ تمہیں تم قیامت کے روز یہ کہو کہ ہم بے خبر تھے۔ ۱۹

توحید کے انسانی زندگی پر اثرات

توحید کے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر
میں اثرات ہیں۔

انفرادی زندگی

خودکشی کی روک تھام

عقیدہ توحید پر ایمان لانے والا انسان ہمیشہ اللہ پر یقین رکھتا ہے۔ جب انسان کی زندگی میں سب آسائش مل جاتی ہے تو وہ اپنی زندگی کا مقصد بھول جاتا ہے۔ اس طرح جو انسان عقیدہ توحید کا حامی نہ ہو تا ہے مرنے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور زندگی کا کوئی مقصد ہے ختم ہو جاتا ہے۔ آج یورپ میں خودکشی کی شرح ہے کیونکہ ان کے پاس آسائشات ہیں مقصد نہیں۔ یورپ کے ملک تھوڑیا میں خودکشی کی شرح 18.6 فیصد ہے۔ جو کہ بے مقصد زندگی کی نشانی ہے۔

متوازن زندگی:

عقیدہ توحید متوازن زندگی کا درس دیتا ہے۔ قرآن مجید کی سورۃ زمر کی آیت 29 کی تفسیر درج ذیل ہے۔
اس آیت میں اللہ تعالیٰ دو اشخاص کا ذکر کر رہے ہیں۔ ایک جس کا مالک ایک سے زیادہ ہو اور ہر کوئی اپنی طرف کھینچے۔ جب کہ دوسرا وہ جس کا مالک ایک ہو تو اس کی زندگی متوازن نہیں ہوتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح جب کوئی ایک سے زیادہ خدا کو ماننے والا ہو ایک طرف جھکاؤ نہیں کر پاتا۔
عقیدہ توحید انسان کو متوازن زندگی دکھاتا ہے۔

صبر و تحمل:

عقیدہ توحید انسان کے اندر صبر و تحمل کی صفت پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ انسان کو یقین ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ اللہ ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے

إن اللہ مع الصابرین ٥

"اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"

آج غزہ کے لوگ صبر و تحمل کا مظاہرہ کر کے عقیدہ توحید کی اعلیٰ مثال قائم کر رہے ہیں۔

عزتِ نفس:

عقیدہ توحید کے حامل انسان کو معلوم ہوتا ہے۔ **وتعز من تشاء وتذل من تشاء**

کہ عزت اور ذلت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کو کسی کے رویے کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ جیسا کہ کچھ لوگ اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر کے زندگی گزارتے تھے کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ عزت و ذلت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

اجتماعی زندگی۔

مساوات/بھائی چارہ: عقیدہ توحید بھائی چارے کا درس دیتا ہے۔ سورۃ الحجرات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آپس میں بھائی قرار دیا ہے۔ آج بھی مسلم امہ کو بھائی چارے کی اشد ضرورت ہے۔

تخلیق کار: عقیدہ توحید انسان اور معاشرے میں تخلیق کاری کو جنم دیتا ہے۔ جیسے اسلام کے سنہری دور میں عقیدہ توحید کی بنیاد میں مسلمانوں نے ترقی کی۔

سرحدوں کی حفاظت: انفرادی طور پر عقیدہ توحید بہادری پیدا کرتا ہے اور جب ایک معاشرے میں ایسے لوگ موجود ہوں گے تو ملک کی سرحد محفوظ رہے گی۔ جیسا کہ موجودہ حالات میں آپریشن بنیان المرصوص نے اس کو ثابت کیا۔

خلاصہ: عقیدہ توحید انسان کو سنوارنے میں مدد کرتا ہے۔ نیز معاشرے کی تشکیل بھائی چارہ،

بیداری پیدا کرتا ہے ۔ اس کو سائنسی طور پر بھی تسلیم کیا
گیا ہے ۔

وقت فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے
نور توحید کا اتمام ابھی باقی ہے ۔

dear student there you have whole chapter of toheed in this answer

there is too much explanation in this answer
and too less ayat

write briefly
dont give long explanations and author references
be precis and to the point
you are supposed to write atleast 4 questions
youll waste time in such long answers
9/20